منعقد ہوا۔ اس مذاکرے میں پیش کئے جانے والے مقالات کا مجموعہ ہمارے سامنے ہے۔ حرفِ اول (از مسعود احمد برکاتی) اور خطبہ آغاز و استقبال (از حکیم محمد سعید صاحب) کے علاوہ اربابِ علم و فکر کے ۳۸ مقالات اس میں شامل ہیں۔ چند عنوانات ملاحظہ ہوں۔ (۱) خودی اور دفاع، (۲) تعمیر خودی ـــــ خواہشات کا انضباط (۳) خودی اور تقاضائے عصرِ حاضر (۴) خودی اور نظام و نصاب تعلیم (۵) خودی اور پاکستانی تہذیب و ثقافت۔ ان مثالوں سے اس تنوع کا اندازہ ہو سکتا ہے جو اس مجموعے کے مقالات میں ہے۔ مقالہ نگاروں کے نام لکھنا مشکل ہے۔ مذاکرہ میں یونیورسٹیوں کے اکابر بھی شریک ہوئے، اصحابِ مدرسہ بھی، اربابِ ادب بھی، اہلِ صحافت بھی۔ اچھا خاصا "ہجومِ مومناں" ہے۔

اس طرح کی کتابیں چونکہ مختلف شخصیتوں کی رنگا رنگ تحریروں کی وجہ سے خصوصی دلچسپی کا سامان رکھتی ہیں۔ لہٰذا ان سے بہت کام لیا جا سکتا ہے۔

ISSUES IN ISLAMIC BANKING	مرتبہ: ڈاکٹر محمد نجات اللہ صدیقی (کنگ عبدالعزیز یونیورسٹی جدہ) ناشر: دی اسلامک فاؤنڈیشن ۲۲۳ لنڈن روڈ لائسٹر

یو۔کے۔ قیمت: نامعلوم۔

ڈاکٹر محمد نجات اللہ صدیقی تحریک اسلامی کی ان چند جواں ہمت ہستیوں میں سے ہیں جنہوں نے اہم دائرہ ہائے دین و دانش میں حصولِ علم اور مطالعہ کے بعد تحقیق کی ذمہ داریاں سنبھالی ہیں۔ معاشیات آج کے احوال کے لحاظ سے نہایت اہم اور نہایت مشکل دائرہ کاوش ہے جس میں اسلامی تحریک کے لیے یہ واضح کرنا لازم ہے کہ وہ اسلام کے معاشی و اقتصادی اصول و حدود کو دورِ جدید کے اداروں اور رابطوں میں کس طرح استعمال کرے گی۔ جن اصحاب نے یہ جواب دینے کی ذمہ داری سنبھالی ہے ان میں ڈاکٹر نجات اللہ صدیقی کا خاص مقام ہے۔ وہ اقتصادی موضوعات پر کئی کتابیں لکھ چکے ہیں۔ خود اسلامی بنک کاری کے موضوع پر بھی انہوں نے پچھلے سارے کام کو سمیٹ کر آگے قدم بڑھایا ہے۔ اس مجموعے میں ڈاکٹر صدیقی نے بنکنگ کے متعلق اپنے وہ مقالات جمع و مرتب کر دیے ہیں جو انہوں نے پچھلے دس سال میں مختلف بین الاقوامی کانفرنسوں اور سیمیناروں میں پیش کیے ہیں۔ اسلامی تحریکوں کا

پیدا کردہ مسئلہ بنک کاری آج کی مسلم دنیا کا اہم ترین مسئلہ ہے اور بعض جگہ اچھے یا ناقص تجربات بھی بلاسود بنک کاری کے ہو رہے ہیں۔ یہ مقالات بنک کاری کے مسائل پر اسلامی نقطۂ نظر سے روشنی ڈالتے ہیں اور متعلقہ پیچیدگیوں کا حل پیش کرتے ہیں۔ معاشیات اور بنکنگ کے مسائل سرسری نہیں ہیں کہ مندرجات کے اقتباس دے کر ان پر بحث کی جائے اور نہ اتنی جگہ ان اوراق میں ہے۔ مختصراً ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ ڈاکٹر صدیقی کے مقالات کا یہ مجموعہ نہایت قیمتی ذخیرۂ علم و تحقیق ہے۔ ساتھ ہی یہ کہنا بھی ضروری ہے کہ کاغذ، طباعت، ٹائپ اور سرورق کے لحاظ سے کتاب اعلیٰ درجے کے مغربی معیار طباعت پر شائع شدہ ہے۔

HISTORY OF THE PAKISTAN AIR FORCE

مؤلفین: جناب سید شبیر حسین و سکواڈرن لیڈر جناب ایم طارق قریشی ۔ من جانب پاکستان ائر فورس ۔

قیمت مجلد مع گرد پوش یک صد روپے ۔

کسی بھی ملک کے شہریوں کو اپنے نظام دفاع کی قوت سے اتنا باخبر رہنا چاہیے کہ ان میں اعتماد پیدا ہو۔ بری، بحری اور ہوائی افواج کو چاہیے کہ وہ اپنے رازوں کی حفاظت کرتے ہوئے اپنی تعریفات اور اپنے کارناموں کی عمومی اطلاعات اوّلاً اپنے کارکنوں تک اور ثانیاً عوام تک پہنچائیں ـــــ پاکستان ایئرفورس نے اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے اپنی پینتیس سالہ تاریخ مرتب کر کے تین سو چار صفحات میں جمع کر دی ہے۔ یہ کتاب نہایت اچھے کاغذ پر، خوبصورت انگریزی ٹائپ میں، مضبوط جلد اور نفیس گرد پوش کے ساتھ ضروری تصویروں اور اعداد و شمار سے مزین ہو کر سامنے ہے۔ اسے مرتب کرنے کے لیے بہت سا ریکارڈ کھنگالا گیا ہے، بہت سے حقائق جمع کیے گئے ہیں۔ اور بہت سی شخصیتوں کا تذکرہ اس میں شامل ہے۔ ہم اتنی اچھی اور مفید خدمت پر اس کتاب کے مرتبین، اس میں کسی حیثیت سے بھی حصہ لینے والوں اور پاکستان ائر فورس میں اپنی خدمات کھپانے والوں اور علی الخصوص ائر چیف مارشل محمد انور شمیم کی خدمت میں ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہیں۔

تقسیم برصغیر کے وقت ہوائی قوت کی تقسیم کا یہ فارمولا طے ہوا کہ انڈیا کا حصہ ۲ اور پاکستان کا ۱، اس طے شدہ فارمولے کا بھی یہ حشر ہوا کہ: